بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-8

إن اور إذا میں کیا فرق ہے؟

إن: حرف شرط ہے اور یہ تب استعمال ہوتا ہے جب کسی معاملے کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہو یا مشکوک ہو یا ہونے کا رجحان کم ہو یعنی کسی غیر یقینی چیز یا کسی چیز کے ہونے کے کم احتمال یا صرف مفروضہ کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً یہ کہنا غلط ہے کہ ان غربت الشمس افطر الصائم۔ کیونکہ سورج کا غروب ہونا یقینی ہے۔

إذا: اسم شرط ہے اور یہ تب استعمال ہوتا ہے جب معاملہ یقینی ہو یا ہونے کا رجحان زیادہ ہو۔ اور سورج کے غروب والی مثال میں صحیح جملہ ہے: إذا غربت الشمس افطر الصائم -

اسی لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إذا أقبلَ الليلُ من هاهنا وأدبرَ النهارُ من هاهنا وغربتِ الشمسُ فقد أفطرَ الصائمُ) متفق علیہ۔

رات کا آنا اور دن کا جانا یقینی ہے اور سورج کا غروب ہونا بھی یقینی ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں اس قاعدے کو کیسے مد نظر رکھا گیا ہے:

إن کے حرف کی بعض مثالیں:

﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝٩﴾ [الحجرات: 9]

جب مؤمنوں کا آپس میں قتال اور جنگ بعید ہے صرف اس کا احتمال تھا یا اندیشہ تھا تو فرمایا: وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا ۔

دوسری مثال:

﴿....وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝١٤٣﴾ [الأعراف: 143]

فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي: نہ تو پہاڑ نے قرار پانا تھا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا ممکن ہے۔

تیسری مثال:

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ۝٧١﴾ [القصص: 71]

رات کے ہمیشہ ہونے کا صرف احتمال ہے یقینی نہیں ہے۔

إذا کے لفظ کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ۝١ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى ۝٢﴾ [الليل: 1-2]

رات کا اندھیرا اور دن کی روشنی یقینی ہے۔

اسی سورت کی اگلی ایک آیت میں فرمایا:

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُۥٓ إِذَا تَرَدَّىٰٓ

ہلاکت کا ہونا اور مال کا اس وقت کام نہ آنا بھی یقینی ہے۔

سورت التکویر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝٢ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٣ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝٥ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝٧ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝٨ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝١٢ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ ۝١٤﴾ [التكوير: 1-14]

یہ سب یقینی ہے اور ہو کے رہے گا۔

اور سورت الانفطار میں:

﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۝١ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝٢ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝٣ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝٤ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝٥﴾ [الانفطار: 1-5]

یہ سب بھی یقینی ہے۔اور اسی طریقے سے قیامت کے دن کے تعلق سے یقینی خبر ہے اور إذا کا لفظ بیان ہوا ہے۔

کمال ہے جب یہ دونوں لفظ ایک ساتھ ایک ہی آیت میں بیان ہوتے ہیں، چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝١٨٠﴾ [البقرة: 180]

جب موت کا آنا یقینی ہے تو فرمایا:

إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ۔ اس مقام پر إن کا لفظ غلط ہے کیونکہ موت یقینی ہے۔

اور جب وصیت کے چھوڑنے ذکر کیا تو فرمایا: إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ ۔

کیونکہ وصیت کا چھوڑنا نہ یقینی ہے اور نہ ہی اسکا زیادہ رجحان ہے۔

سبحان اللہ۔

دوسری مثال، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿..... فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنكُمْ وَأَن تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٥﴾﴾ [النساء: 25]

جب نکاح کا ذکر کیا تو فرمایا: فَإِذَا أُحْصِنَّ ۔

اور جب فحاشی کا ذکر کیا تو فرمایا:

فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ ۔ یعنی نکاح کے بعد فحاشی کا امکان یا تو کم ہے اور یا ممکن نہیں ہے۔

تیسری مثال کا کمال دیکھیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾﴾ [المائدة: 6]

جب نماز اور وضو کا ذکر کیا ہے تو فرمایا ہے:

إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا ۔ کیونکہ روزانہ ہم وضو کم سے کم صرف فرض نمازوں کے لیے پانچ مرتبہ کرتے ہیں، یعنی روزانہ وضو کثرت سے کیا جاتا ہے۔

اور جب جنابت، بیماری، سفر اور تیمم کا ذکر کیا ہے تو فرمایا ہے:

وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا ۔

کیونکہ روزانہ ان تمام چیزوں کا احتمال کم ہوتا ہے، طہارت کی نسبت جنابت کم ہوتی ہے

تندرستی کی نسبت بیماری کم ہوتی ہے

وضو کی نسبت تیمم کم کیا جاتا ہے۔

غور کریں کہ اس پاک کتاب میں تھوڑے اور زیادہ کے احتمال کو بھی بہترین طریقے سے مد نظر رکھا گیا ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم - واللہ أعلی وأعلم .

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-8) سے لیا گیا ہے۔